بلاسود بنکاری

مسائل ،مشکلات اوران کے حل کی تدابیر

ماخوذ از بلاسود بنکاری رپورٹ

پیش کنندہ: جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

(تیسری قسط)

نوٹ: زیرنظر رپورٹ کی پہلی اوردوسری قسط مجلّہ فقہ اسلامی کے ماہ ستمبر، اور نومبر کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے۔اس رپورٹ کو بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا گیا اور اسی کے مطابق پاکستان میں غیرسودی بینکاری /اسلامی بینکاری پرعملی کام کا آغاز ہوا۔ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس کی دوسری قسط پیش کررہے ہیں۔یہ رپورٹ کونسل کی ۱۹۶۹ کی سفارشات ، ۱۹۸۰ کی سفارشات اور ۱۹۸۴ کی سفارشات پرمشتمل ہے اوراس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ ۱۹۸۸ میں مکمل ہوا......جوقسط وارنذر قارئین ہے۔

سود کے خاتمہ کے لئے عملی منصوبہ

معیشت سے سود کے خاتمے کے لئے عملی منصوبہ کے ضمن میں کونسل کوتین میں سے کسی ایک طریقہ کاانتخاب کرنا تھا۔اول یہ کہ آغازکارکے بطورایک مثالی بنک قائم کیاجائے۔جوبغیرسود کے کاروبارکرے اس کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تجارتی بنکوں اوردوسرے مالی اداروں کے طریقہ کارمیں تبدیلی عمل میں لائی جائے۔دوسری صورت یہ ہوکہ غیرسودی معاشی نظام کے لئے پہلے ایک جامع اسکیم بنالی جائے اورپھرایک تاریخ مقررکرکے اسکیم پرعمل درآمدشروع کردیاجائے۔تیسراطریقہ یہ ہوسکتاہے کہ معاشی نظام سے سودکوبتدریج ختم کیاجائے۔تینوں طریقوں کے مضمرات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔مثالی بنک کے قیام کاخیال پہلے پہل تو بہت اچھا لگتاہے لیکن دقت نظر سے غورکرنے پربہت سی خامیاں نظرآتی ہیں۔

اس مثالی بنک کو ایسے پیانہ پر شروع کرنا جس سے صحیح معنی میں مفید تجربہ حاصل کیا جا سکے' بڑی مقدار میں سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔جس کا حصول ایک ایسے ادارے کے لئے جو بالکل نئے نقشہ پر کام کا آغاز کررہا ہے' دقت طلب ہے۔اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر قرض لینے والوں کی صوابدید پر چھوڑا جائے کہ وہ تجارتی بنکوں سے معینہ شرح سود پر قرضہ لینا چاہتے ہیں یا مثالی بنک سے ،نفع ونقصان کی تقسیم پر تو ایسے کاروبار کے مالک جو بہت زیادہ نفع کمارہے ہیں' تجارتی بنکوں سے سودی قرضہ لینا پسند کریں گے۔البتہ کم نفع کمانے والے یا خسارہ کا اندیشہ رکھنے والے کاروباری ادارے مثالی بنک کا مقدر ہونگے۔ظاہر ہے کہ جب یہ مثالی بنک نقصان دہ سودوں سے بچنے کے لئے بہت امتیاز اور احتیاط برتے گا اور اپنے دائرہ کار کو محدود کرے گا تو اس طرح دوسروں کے لئے کوئی قابل تقلید مثال قائم نہ ہو سکے گی اور اگر بالخصوص کوئی اس نقصان دہ عامل کو خاطر میں نہ لائے تو اس کے بالائی اخراجات زیادہ ہوں گے۔سرمایہ کاری پر نفع کم ہوگا اور وہ اپنے روپیہ فراہم کرنے والوں کو بھی منافع کم دے گا۔اس سے روپے کی فراہمی متاثر ہوگی جس کے نتیجہ میں بنک کا سارا کاروبار متاثر ہوگا اور بنک اس چکر سے نہ نکل سکے گا۔

اس سلسلے میں کونسل نے اس تجویز پر بھی غور کیا جو بعض حلقوں کی جانب سے پیش کی گئی ہے کہ ابتداء صرف یہ ہونا چاہیے کہ موجودہ بنکوں میں سود سے پاک کاؤنٹر کھول دے جائیں جو سود پر مبنی کاؤنٹروں کے ساتھ ساتھ کام کریں۔اور امانتیں جمع کرانے والوں کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی رقم چاہیں تو سودی کھاتوں میں جمع کروائیں اور چاہیں تو نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر معاملہ کریں۔کونسل نے اس تجویز کے تمام امکانات کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد فیصلہ کیا کہ اس تجویز کی پوری شدت کے ساتھ بھرپور مخالفت کی جانی چاہیے۔کیونکہ یہ تجویز بالکل غیر معقول اور انتہائی خطرناک ہے۔اس سے نہ صرف یہ کہ سودی نظام کی بقاء اور دوام میں مدد ملے گی بلکہ ملکی اقتصادیات سے استیصال سود کی تمام کوششیں ناکام ہو کر رہ جائیں گی۔

۲۔دوسرا طریقہ کونسل کو قائل نہ کرسکا کیونکہ بیک قلم سود جیسے ہمہ گیر اور دوررس ادارہ کا خاتمہ اور ایک جدید خطوط پر سارے کاروبار کی تنظیم جدید ایسے مسائل کھڑے کردے گی جن کا فوری حل مشکل ہوگا۔کونسل کے نزدیک نظام کہن کی جگہ نظام جدید کی تبدیلیوں کو جگہ دینا اس وقت سہل العمل ہوگا۔جب اس کے لئے ایک مدت کا تعین کیا جائے گا اور یہ مدت خاص طور سے بین الاقوامی لین

دین کے معاملے میں ضروری ہوگی جن کا تبدیل کیا جانا مستقبل قریب میں ناممکن ہے۔

۳۔ اب رہ گیا تیسرا طریقہ تو یہی طریقہ سب سے زیادہ عملی اور معقول نظر آتا ہے۔کونسل نے اس طریقہ کار کے پیش نظر اپنی عبوری رپورٹ بھی پیش کی تھی۔جس میں اس نے این آئی ٹی' آئی سی پی۔ایچ بی ایف سی اور تجارتی بنکوں کے تعمیراتی قرضوں سے سود کے خاتمے کے بارے میں سفارش کی تھی۔یہ پہلا مرحلہ تھا۔

سود پہلے کہاں کہاں سے ختم کیا جائے۔اس کی سفارش کرتے وقت متعدد امور کو پیش نظر رکھا گیا تھا۔این آئی ٹی سے سود کے خاتمے کی سفارش کرتے وقت کونسل کے پیش نظر یہ تھا کہ جب سود کو بتدریج ختم کرنا ہے تو پہلے لوگوں کو سرمایہ کاری کے لئے ایسا ذریعہ مہیا کیا جائے۔جس میں وہ اپنی بچتیں جائز مدات میں لگا سکیں۔دوسرے مالی اداروں میں سے آئی سی پی کا انتخاب اس لئے کیا گیا تھا کہ یہ پہلے سے ہی اپنے کاروبار کا بیشتر حصہ بغیر سود کے چلا رہا تھا اور اس کے لئے سود کا مکمل خاتمہ بلا تاخیر ممکن تھا پھر یہ بات بھی تھی کہ اس ادارے کے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ غیر سودی نظام میں اس کو سب سے زیادہ ذمہ داری اٹھانا پڑے گی۔چنانچہ یہ مناسب معلوم ہوا کہ اسے فوری طور سے غیر سودی بنا دیا جائے۔تعمیر مکانات کے قرضوں کے سلسلے میں سود کو ختم کرنے کی سفارش کرتے وقت کونسل کے پیش نظر یہ تھا کہ مکانات لوگوں کی ایک بنیادی ضرورت ہیں اور انہیں اس ضرورت کی تکمیل میں سود سے نجات مل جانا چاہئے۔

کونسل کو یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ بارہ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ کے صدارتی اعلان کے مطابق سود کے خاتمے کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اب این آئی ٹی' ایچ بی ایف سی اور آئی سی پی (میوچل فنڈ) یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے نئے نظام کے تحت کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ گذشتہ بجٹ میں اس امر کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے کہ بنکوں کی طرف سے ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کی حد تک کاشت کرنے والے کسانوں کو جو پیداآوری قرضے دیئے جائیں گے ان پر سود وصول نہیں کیا جائے گا۔

کونسل سفارش کرتی ہے کہ اندرون ملک لین دین سے سود کے عنصر کو ختم کرنے کے باقی اقدامات سطور ذیل میں مبینہ نظام الاوقات کے مطابق تین واضح مراحل میں کئے جانے چاہئیں۔

ا۔ پہلے مرحلے کیلئے مجوزہ اقدامات جس کا آغاز یکم جولائی ۱۹۸۰ء کو ہوگا۔

خاتمہ سود کے سلسلے میں کونسل نے جو سفارشات پیش کی ہیں ان میں متعدد اقدامات ایسے ہیں جن کے

☆اعلم ان من اغتیابک فقد الهدی لک حسناته وحط من سیئاتک وجملک مشهور امو هذه نعمة.☆

لئے بہت زیادہ پیشگی تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔بیشتر معاملات ایسے ہیں جن کا فیصلہ رواں مالی سال ختم ہونے سے پہلے کیا جاسکتا ہے تاکہ آئندہ مالی سال کے آغاز یعنی یکم جولائی ۱۹۸۰ء سے ان پر عمل درآمد ہوسکے۔یہ اقدامات مندرجہ ذیل ہیں'

(ا)سرکاری لین دین:

ا۔آج کل بجٹ کا خسارہ پورا کرنے یا خاص خاص مالی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے وفاقی حکومت اسٹیٹ بینک کو جو ٹریژری بل جاری کرتی ہے۔وہ برائے نام شرح سود پر جاری کئے جاتے ہیں۔ان بلوں کو فوری طور سے غیر سودی بنیادوں پر جاری کیا جانا چاہئے۔

۲۔اسٹیٹ بنک وفاقی یا صوبائی حکومتوں کو جو قرضے مہیا کرے وہ تمام تر سود کے بغیر ہونے چاہئیں۔

۳۔اسٹیٹ بنک نے وفاقی یا صوبائی حکومتوں کو طے شدہ حدود سے زائد جو قرضے جاری کئے ہوں اب ان پر بھی کوئی سود وصول نہ کیا جائے۔

۴۔حکومت اجناس کی خریداری کے لئے تجارتی بنکوں سے جو قرضے لیتی ہے وہ آئندہ سود کے بغیر ہونے چاہئیں۔البتہ ایسے قرضوں کی فراہمی میں انتظامی اخراجات کے طور پر تجارتی بنکوں کی جو رقم خرچ ہوتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے وہ حکومت سے ایک متعین فیس کی صورت میں اپنا حق الخدمت وصول کرسکتے ہیں جو قرض کی رقم کے کم وبیش ہونے سے کم یا زیادہ نہیں ہوگا۔اس کے علاوہ اسٹیٹ بنک ان قرضوں پر جو جوابی قرضے تجارتی بنکوں کو فراہم کرے گا ان پر بھی سود نہیں لیا جانا چاہئے۔

۵۔وفاقی حکومت مختلف صوبائی حکومتوں کو ان کے ترقیاتی یا غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے جو مالی اعانت فراہم کرے وہ بھی غیر سودی قرضوں کی شکل میں ہونی چاہئے۔

۶۔وفاقی یا صوبائی حکومتوں کی جانب سے بلدیاتی اداروں اور خود مختار کارپوریشنوں کو ان کے غیر نفع آور مگر ضروری منصوبوں کی تکمیل کے لئے جو قرضے دیئے جائیں'وہ سود سے پاک ہونے چاہئیں۔

۷۔وفاقی اور صوبائی حکومتوں اور ان کے مختلف ذیلی اداروں کے ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم جن پر آج کل سود دیا جاتا ہے'اب انہیں این آئی ٹی یونٹس میں لگا کر ان کا منافع ملازمین کے کھاتے میں جمع کیا جانا چاہئے۔اس کے علاوہ ایک متبادل صورت یہ ممکن ہے کہ حکومت یہ اعلان کردے کہ یکم

جولائی ۱۹۸۰ء سے پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم پر سود دینے کے بجائے حکومت ایک سالانہ بونس دیا کرے گی جس کی شرح ہر سال این آئی ٹی کے اعلان کردہ حصہ منافع کی شرح کے مطابق ہوگی۔

۸۔صوبائی حکومتوں کی طرف سے تقاوی قرضوں پر کوئی سود وصول نہ کیا جائے۔

۹۔وفاقی اور صوبائی حکومتیں اوران کے مختلف ذیلی ادارے اپنے ملازمین کو مکانات کی تعمیر کاروں،موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں کی خریداری کے لئے جو قرضے مہیا کریں ان پر بھی کوئی سود نہ لیا جائے۔

۱۰۔آج کل حکومت کی واجب الادا رقموں کی ادائیگی میں تاخیر پر تعزیری سود عائد کیا جاتا ہے،اسے ختم کر کے ان پر تعزیری جرمانہ عائد کیا جانا چاہیے۔

(ب)بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کا لین دین

(۱)ان کاشت کاروں کے علاوہ جنہیں گذشتہ مالی سال کے آغاز سے بلاسود قرضے دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے،دوسرے کاشتکاروں کو بھی ۳۰ جون ۱۹۸۰ء کے بعد قلیل المیعاد سرمایہ سود پر فراہم کرنے کے بجائے ''بیع مؤجل'' یا ''بیع السلم'' کے تحت دیا جانا چاہیے۔

(۲)تجارتی بنک لوگوں کو مکانات کی تعمیر یا ان کی خریداری کے لئے سودی قرضے مہیا کرتے ہیں۔انہیں آئندہ اس سلسلے میں سود کے بجائے وہی طریق کار اختیار کرنا چاہیے جو گذشتہ سال یکم جولائی سے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے اختیار کیا ہے۔اس طرح تعمیراتی کمپنیوں کو ان کی قائم اور رواں سرمایہ کاری کے لئے جو رقمیں فراہم کی جاتی ہیں وہ بھی قطعی طور پر نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر فراہم کی جانی چاہئیں۔

(۳)بسوں،ٹرکوں،ٹیکسیوں،ویگنوں،رکشوں اور کاروں کی خریداری کے لئے بنک اور سمال بزنس کارپوریشن آج کل جو سودی قرضے دیتی ہے،آئندہ ایسی سرمایہ کاری ملکیتی کرایہ داری اور بیع مؤجل کی سکیم کے تحت ہونی چاہیے۔اس کے علاوہ سمال بزنس کارپوریشن کی جانب سے سائیکلوں کی خریداری کے لئے غیر سودی قرضے فراہم کئے جانے چاہئیں۔

(۴)اگر بنک کچھ ذاتی نوعیت کے قرضے فراہم کریں تو وہ سود کے بجائے ''خصوصی قرضوں'' کی سکیم کے تحت دیئے جانے چاہئیں۔

۵۔باصلاحیت طلباء کے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے انہیں بلاسود قرضے دیئے جانے چاہئیں۔

۶۔آج کل آئی سی پی ''سرمایہ کاری سکیم'' کے تحت سودی قرضے مہیا کرتی ہے۔آئندہ اس قسم کی سرمایہ کاری نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر ہونی چاہئے۔

۲۔دوسرے مرحلے کے لئے مجوزہ اقدامات جس کا آغاز یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو ہوگا۔

استیصال سود کے اقدامات کا دوسرا مرحلہ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہوگا۔اس مرحلے کے لئے مجوزہ اقدامات کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ جہاں تک اندرون ملک لین دین کا تعلق ہے بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے اثاثہ جات کو سود کے عنصر سے قطعی طور پر پاک کر دیا جائے۔اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اس سلسلے میں کونسل نے جو سفارشات پیش کی ہیں ان کی روشنی میں دسمبر ۱۹۸۰ء تک ایک مفصل عملی سکیم تیار کی جائے اور اس کے بعد اگلے چھ مہینے ان تبدیلیوں کو بروئے کار لانے کے لئے استعمال کئے جائیں جو اس سکیم کے تحت بنکوں کے داخلی انتظامات اور متعلقہ قوانین کی اصلاح کے لئے ضروری ہیں۔

اس عرصے میں بنکوں کے عملے کو سرمایہ کاری کے نئے طریق کار کی اس طرح تربیت دی جائے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اس کے تمام لوازم سے باخبر ہو جائیں بلکہ ان میں نئے نظام کو نافذ کرنے اور اسے کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لئے مشنری جوش وجذبہ پیدا ہو جائے۔۔مزید برآں اس دوران میں عام لوگوں کو نئے نظام کی خصوصیات اس کی حکمتوں اور دنیوی واخروی فوائد و برکات سے آگاہ کرنے کے لئے نہ صرف ذرائع ابلاغ عامہ بلکہ عوام تک رسائی کی دیگر تمام تدابیر سے کام لیتے ہوئے ایک بھرپور مہم چلائی جانی چاہئے تاکہ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کا تعاون حاصل ہو سکے اس غرض کے لئے ملک بھر میں مجالس مذاکرہ اور علمی اجتماعات بھی منعقد کئے جانے چاہئیں۔

اس طرح یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے اندرون ملک ہر قسم کا سرکاری لین دین سود کے تمام باقی ماندہ عناصر سے پاک ہو جانا چاہئے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ تاریخ سے دوسری چیزوں کے علاوہ سرکاری بانڈز سیونگ سرٹیفکیٹس وغیرہ کے ذریعے سرمایہ حاصل کرنے کا موجودہ طریقہ بھی ختم ہو جائے گا۔حصول سرمایہ کی ان صورتوں سے دستبردار ہو جانے کے بعد غالباً حکومت کے لئے اس کے سوا چارہ نہ ہوگا کہ وہ اسٹیٹ بنک سے مزید قرضے لے۔ان حالات میں یہ امر ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن

ہوا ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا جائے جو ایسے اقدامات تجویز کرے جن کے ذریعے حکومت کو دیگر ذرائع سے بیش از بیش مالی وسائل حاصل ہوں اور اسٹیٹ بنک کے قرضوں پر اس کا انحصار کم سے کم ہو جائے۔

۳۔ تیسرے مرحلے کے لئے مجوزہ اقدامات جس کا آغاز یکم جنوری ۱۹۸۲ء کو ہوگا۔

اندرون ملک لین دین سے استیصال سود کا آخری مرحلہ یکم جنوری ۱۹۸۲ء کو شروع ہوگا۔ اس مرحلے میں تمام بنک نئی امانتیں سود کی بنیاد پر قبول کرنے کے بجائے نفع ونقصان میں شرکت کے اصول پر وصول کریں۔ اس طرح اس مرحلے پر اسٹیٹ بنک دوسرے بنکوں اور مالی اداروں کو سودی قرضے دینے کا طریق کار ختم کر کے اپنی مالی پالیسی میں وہ تبدیلیاں بروئے کار لائے جو اس رپورٹ کے چوتھے باب میں بیان کی گئی ہیں۔

بین الاقوامی تجارت اور امداد کے لین دین میں سود کے خاتمے کا معاملہ سب سے زیادہ مشکل ہے۔ اس سلسلے میں احسن طریق یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں زیادہ سے زیادہ معاشی تعاون کی کوششوں کو تیز تر کر دیا جائے تا کہ بین الاقوامی تجارت اور امداد کم از کم ان کی حد تک غیر سودی ہو جائے۔ اس ضمن میں اسلامی ترقیاتی بنک بھی ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جب مسلم ممالک اس سلسلہ میں کافی حد تک آگے بڑھ جائیں گے تو غیر مسلم ممالک اور بین الاقوامی مالیاتی ادارے بھی مسلم ممالک سے غیر سودی بنیاد پر کاروبار شروع کر دیں گے۔

تاہم کونسل کے نزدیک زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام کے معاشی اور اخلاقی نظام کا دنیا کے سامنے ایسا عملی نمونہ پیش کریں جو دوسرے ممالک کو اس نظام کی خوبیوں اور برکات کا قائل کر سکے۔ اگر ایسا ممکن ہو سکا تو دوسرے ممالک اس نمونہ کو بعض داخلی مجبوریوں کی وجہ سے چاہے خود نہ اپنا سکیں لیکن دوسرے اپنانے والوں سے عدم تعاون کی پالیسی جاری نہ رکھ سکیں گے۔

(نوٹ: اس رپورٹ میں تجویز کردہ متعدد اقدامات پر بروقت عمل درامد ہو گیا اور اس کے نتیجے میں سود کے خاتمہ کی شروعات ہو گئیں۔ اسلامی بینکاری کا آغاز بھی اسی رپورٹ کے نتیجہ میں ہوا، اور اب الحمد للہ ملک بھر میں اسلامی بینک اپنی بلاسود بینکاری کی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ بعض اقدامات حکومتوں کی تبدیلیوں اور ان کی ترجیحات کی تبدیلیوں کی نذر ہو گئے۔ مدیر)......(جاری ہے)

☆علیك بالجود من صدر الجواد منشرح وباله واسع والبخيل ضيق الصدر مظلم القلب مكدر الخاطر.☆